آئینہ انجمن

ذیقعدہ، 1445ھ، جون 2024ء

شمارہ نمبر: 64

021 - 34993436 - 7

www.quranacademy.edu.pk

مرکزی دفتر انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی، رجسٹرڈ B - 375 علامہ شبیر احمد عثمانی روڈ، بلاک 6، گلشن اقبال، کراچی

آئینہ انجمن

اس شمارے میں

نمبرشمار	عنوان	صاحب تحریر	صفحہ نمبر
01	فرمان باری تعالی وفرمان نبوی ﷺ	----	02
02	اداریہ : عیدالاضحی، قربانی اور فلسطین	ڈاکٹر انوار علی ابرار	03
03	حمد باری تعالی و نعت رسول پاک ﷺ	حسن رضا/احسن مارہروی	05
04	ملفوظات صدر مؤسس انجمن خدام القرآن	ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ	06
05	اقتباس نگران انجمن خدام القرآن	شجاع الدین شیخ	07
06	سنت ابراہیمی علیہ السلام اور فریضۂ قربانی	راحیل گوہر صدیقی	09
07	مہلک منکرات	حافظ محمد اسد	13
08	قربانی کا جذبہ ۔۔ عیدالاضحی کا حاصل	حافظ حذیفہ محمود	17
09	انجمن خدّام القرآن کے تحت جاری سرگرمیاں	ماہانہ رپورٹ	20
10	شعبۂ ملٹی میڈیا	ماہانہ رپورٹ	24

فرمان الٰہی جلّ جلالہٗ
و
فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُہَا وَلَا دِمَآؤُہَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ ؕ (الحج: 37)

ترجمہ : "اللہ تک نہ توان کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون لیکن اس تک پہنچتا ہے تمہاری طرف سے تقویٰ۔"

قربانی کا اصل مقصود ہمارے دلوں کا تقویٰ اور اخلاص ہے۔ اللہ کے ہاں جو چیز اہم ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص قربانی دے رہا ہے وہ اپنی معمول کی زندگی میں اس کی نافرمانی سے کتنا ڈرتا ہے ؟ وہ اپنے روزمرہ کے معمولات میں اللہ کے احکام و قوانین کا کس قدر پابند ہے ؟ کس قدر وہ اپنی توانائیاں ، اپنی صلاحیتیں اور اپنا مال اللہ کی راہ میں صرف کررہا ہے ؟ کیا قربانی کے جانور کا اہتمام اس نے رزق حلال سے کیا ہے ؟ اس قربانی کے پیچھے اس کا جذبۂ اطاعت وایثار کس قدر کارفرما ہے ؟ یہ اور اسی نوعیت کی دوسری شرائط جو قربانی کی اصل روح اور تقویٰ کا تعین کرتی ہیں اگر موجود ہیں تو امید رکھنی چاہیے کہ قربانی اللہ کے حضور قابل قبول ہوگی۔ لیکن اگر یہ سب کچھ نہیں تو ٹھیک ہے آپ نے گوشت کھالیا، کچھ غریبوں کو بھی اس میں سے حصہ مل گیا، اس کے علاوہ شاید قربانی سے اور کچھ فائدہ حاصل نہ ہو۔ (تفسیر بیان القرآن۔۔۔ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ)

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ، وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ.

ترجمہ : حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر فرزند آدم کو ایک پوری وادی سونے کی مل جائے تو وہ یہی چاہے گا کہ دو وادیاں اور یسر آجائیں قبر کی مٹی کے سوا کوئی چیز آدمی کا منہ نہیں بھرتی اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔

تشریح : جس قدر انسان اللہ تعالی سے دور ہوتا جاتا ہے اور اس کا تعلق حضرت حق سے منقطع ہوتا جاتا ہے اتنا ہی اس کے دل میں دنیا کی محبت گھر کرتی جاتی ہے اور یہ حرصِ دنیا اور حبِ مال اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر آدمی کو دو وادیاں سونے کی بھری ہوئی مل جائیں تو اس کی تمنا ہو کہ تیسری بھی مل جائے لیکن آدمی کا منہ صرف قبر کی مٹی سے بھرتا ہے۔ مال و دولت کی کثرت اور دنیا کے ساز و سامان کی حرص آدمی کو غفلت میں بتلا کیے رکھتی ہے، نہ مالک کا دھیان آنے دیتی ہے نہ آخرت کی فکر۔ بس شب و روز یہی دھن لگی رہتی ہے کہ جس طرح بن پڑے مال و دولت میں اور اضافہ ہو جائے۔ یہاں تک کہ موت آجاتی ہے، قبر میں پہنچ کر پتہ چلتا ہے کہ سخت غفلت اور بھول میں پڑے ہوئے تھے، محض چند روز کی چہل پہل تھی، مال و دولت دنیا فانی ہے اور اصل زندگی اور ابدی زندگی آخرت کی زندگی ہے، جہاں دنیا کا مال و اسباب کام نہ آئے گا بلکہ وہاں صرف اعمال صالحہ ہی کام آئیں گے۔ (طریق السالکین۔۔ڈاکٹر ساجد الرحمن صدیقی رحمۃ اللہ علیہ)

عیدالاضحیٰ، قربانی اور اہل فلسطین

ڈاکٹر انوار علی ابرار

مدیر تعلیم انجمن خدام القرآن، سندھ کراچی

قربانی کا حاصل قُرب ہے۔ قربِ الٰہی سے بڑھ کر اور کوئی دولت مسلمان کے لیے نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا یہ عبادت تو وہ خوبصورت تحفہ خداوندی ہے جس کے ذریعے ایک مسلمان صاحبِ ثروت ہو جاتا ہے، اسے قرب الٰہی حاصل ہو جانا دنیا و مافیہا کی ساری نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہے۔ یہی وہ پس منظر ہے جو اس قربانی کے عظیم واقعہ میں موجود ہے جب ایک باپ نے اپنے رب کی فرماں برداری میں اپنے جوان بیٹے کی گردن پر چھری رکھنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ کاش کہ آج کا مسلمان یہ سمجھ سکے کہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الانعام: 162) کہ "میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا (غرض کہ سب کچھ) اللہ ہی کے لیے ہے" کا اصل مطلب کیا ہے؟ جب ایک مسلمان ذوق و شوق کے ساتھ اپنے رب کے حکم پر ایک جانور کی گردن پر چھری پھیرتا ہے تو یہ اس بات کا مظہر ہے کہ اے رب! تیرے حکم پر یہ جان حاضر ہے۔ تیری محبت پانا میری زندگی کا مقصد ہے جو میرے لیے (بحوالہ سورہ توبہ آیت 24) میرے اہل و عیال، میرے رشتہ دار و خاندان، میرے مال، میرے کاروبار اور میرے گھر سے بڑھ کر قیمتی ہے، اس میں سے جو کچھ بھی لگا کر کھپا کر تیری قربت مل جائے تو سودا مہنگا نہیں۔

یہ وہ راز ہے جو اہل فلسطین پا چکے——ایک صدی کی مشقت اور قربانیوں کی داستان اب ایک فیصلہ کن موڑ پر ہے اور بفضلہ تعالیٰ یہ چند اللہ کے بندے پوری انسانیت پر حجت تمام کر رہے ہیں، اپنی زندگی کی خوشیاں، اپنا آرام اپنی جانیں یہاں تک کہ اپنی اولادیں اپنے رب کی راہ میں قربان کر رہے ہیں۔ اصل عیدالاضحیٰ تو ان کی ہے، اصل کامیابیاں تو ان کے حصے میں آ رہی ہیں، بلاشبہ قرب الٰہی کے مستحق وہ بن رہے ہیں۔ براوقت تو دنیا کے ان مسلمانوں کے لیے ہے جو خاموش تماشائی بن کر اس ظلم میں شریک ہیں کیونکہ ظلم کو دیکھ کر اس کے خلاف آواز نہ اٹھانا بھی ظلم کرنے والوں میں شمولیت کے مترادف ہے۔

عیدالاضحیٰ کا یہ موقع، عبادتوں سے تعبیر ہے۔ ایک طرف عشرہ ذوالحجہ کی برکتیں اور ڈھیروں اجر اور دنیا بھر سے آئے ہوئے اللہ کے گھر میں اللہ کے مہمان، جب کہ دوسری جانب محض اللہ کی خوشنودی کے لیے قربانی کا عمل۔ یہ موقع ہے کہ ہم مصمم ارادہ اور پختہ عہد کریں کہ ہم اپنے رب سے اپنے قرب کو بڑھانے اور اس کی رضا حاصل کرنے پر ہی اپنی ساری توجہ مرکوز کریں گے۔ ہمارے فکر و عقیدے کا مرکز و محور صرف اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ذات ہوگی اور اس کے لیے ہمیں اپنے اوقات، اپنی صلاحیتیں، اپنی توانائیاں اور اپنا مال لگانا ہوگا۔۔۔ اللہ کی قربت پانے کے لیے اور اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کرنے والے ہی اصل میں اللہ کے بندے ہیں۔ یہی پیغام ہے عیدالاضحیٰ کا اور یہی فلسفہ ہے قربانی کا۔

حکمت و دانش

زندگی کی آسائشوں سے بے نیازی

اصلی سکونِ قلب وہ ہے جو دور از کار آرزوؤں کو دبا دینے سے پیدا ہو، اگر دل میں یہ بات پیدا ہو جائے کہ جو میسر آجائے وہی ٹھیک ہے، اگر کچھ مل جائے تو خوش اور نہ ملے تو خوش! ایسی ہی حالت اصل میں خوش حالی کہلاتی ہے۔ انسان جتنا اپنی آرزوؤں کو بڑھاتا جائے گا اتنا اپنے سکون کو معرضِ خطر میں ڈالتا جائے گا۔ اس کی مثال سمندر کے پانی سے پیاس بجھانے کی کوشش ہے۔ جس قدر پیتا جائے گا اسی قدر پیاس بڑھتی جائے گی۔ خیریت اسی میں ہے کہ جہاں تک ہو سکے انسان سادہ زندگی پر قناعت کرے۔ آرزوئیں اس کو حوادث اور حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیں گی اور انسان اپنی آزادی اور اطمینان کھو بیٹھے گا۔ طلب لذتِ جذبات کا ہیجان پیدا کرتی ہے، اسی سے خوف بھی پیدا ہوتا ہے اور حزن بھی۔ لیکن قلب کی بہترین حالت وہ ہے جو خوف و حزن اور ہیجانِ شہوات سے بالا تر ہو۔ زندگی کا مقصد دکھ سے نجات حاصل کرنا ہے۔

کائنات کے حوادث اور زندگی کے انقلابات پر انسان کا کوئی اختیار نہیں۔ اگر وہ اپنی سعادت اور بہبود کو حالات کا محتاج کر دے تو ہر وقت حوادث کے تھپیڑے کھاتا رہے گا۔ سعادت ایک باطنی چیز ہے اور جس قدر کوئی شخص خارج سے بے نیاز ہوتا جائے گا اسی قدر اس کی سعادت محفوظ ہوتی جائے گی۔ اگر کسی کو اپنی مطلوبہ چیز دست یاب ہو بھی جائے تو دیکھنا چاہیے کہ اس کی قیمت کیا ادا کرنا پڑی۔ زندگی کی اکثر لذتوں میں نشہ باندازہ خمار نہیں ہوتا۔ پھر یہ کہ جو کچھ حاصل ہوا ہے حصول کے ساتھ ہی یہ خطرہ لگا رہتا ہے کہ کہیں یہ ہاتھ سے نہ نکل جائے۔

اصل چین اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب انسان طبیعت کو ایسا بنا لے کہ بس جو ہے سو ٹھیک ہے۔ انسان اپنے نفس میں ایسی کیفیت پیدا کر سکتا ہے کہ وہ بدن کے دکھ سے بھی بے نیاز ہو جائے۔ مصیبت کو مصیبت سمجھنا ہی اصل مصیبت ہے۔ اگر مصیبت کو مصیبت نہ سمجھیں تو وہ مصیبت نہیں رہتی۔ حصولِ لذت چاہتے ہو تو اس کی طلب میں دل نہ اٹکاؤ، جذبات کو ہیجان سے بچاؤ، لذت و الم کی عام اقدار اور ان کے متعلق زاویۂ نگاہ کو بدل دو، اصل سرور و سکون بے ہیجانی میں ہے۔

(داستانِ دانش از ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم)

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ
و
نعتِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اے کہ حریم کعبہ ہے تیرے جلال کا نشاں / تری ثنا میں محو ہے، نطق و کلام اور زباں
خاک میں ہیں چھپی ہوئی کتنی تیری نشانیاں / تجھ سے گلوں میں رنگ و بو تجھ سے بہار بوستاں
تیرے جمال ذات پر ڈالے گا کیا کوئی نظر / تیری صفات کے نقوش برگ و شجر سے ہیں عیاں
تیری کرم سے مستفید کوہ بھی راہ گزر بھی / تری عطا سے فیضیاب دشت و جبال و بوستاں
شمس و قمر ہیں پُرضیا تیرے جمال کے سبب / شام و سحر میں ہیں تیرے کمال کے نشاں
تجھ سے سب ہی کی ابتدا، تجھ پہ سب ہی کی انتہا / تو ہی ازل، ابد بھی تو، تیری ہی ذاتِ جاوداں
رب کریم کار ساز تو، خدائے بے نیاز تو / تیری حدودِ بندگی توڑ کے جائے صبا کہاں

صبا اکبر آبادی

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کمالِ خلاّق ذات اس کی / جمالِ ہستی حیات اس کی
بشر نہیں عظمتِ بشر ہے / مرا پیمبر عظیم تر ہے
شعور لایا کتاب لایا / وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اس نے / اور آپ ہی انقلاب لایا
کہیں وہ موتی، کہیں ستارہ / وہ جامعیت کا استعارہ
محاذ و منبر ٹھکانے اس کے / وہ سر بسجدہ بھی، وہ سر بکف بھی

مظفر وارثی

ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

فتنۂ استخفاف و انکار حدیث

سر سید کے زمانے سے امت میں ایک بہت بڑا فتنہ شروع ہو چکا تھا کہ احادیثِ نبویہ کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے، بس قرآن ہی حجت ہے اور جب حدیث کی روک ٹوک ختم ہوگئی تو جو جی میں آیا قرآن کی تفسیر کی جانے لگی۔ ظاہر ہے، جب حدیث و سنت کو حجت نہیں مانا جائے تو پھر حدیث قرآن پر اضافہ شمار ہوگی۔ حالاں کہ اس کے بغیر قرآن اور اسلام کو سمجھا ہی نہیں جاسکتا۔ اس کے بغیر دین و شریعت کی واضح شکل سامنے آہی نہیں سکے گی۔ حدیث و سنت کو ایک طرف رکھ دیں تو پھر نماز بھی ایک نہیں رہے گی۔ اس لیے کہ قرآن میں کہیں یہ نہیں لکھا کہ فرض نمازوں کی تعداد پانچ ہے۔ اسی طرح ان کے اوقات بھی نہیں دیے گئے۔ یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ ظہر کے چار فرض ہیں، عصر کے چار، فجر کے دو، مغرب کے تین اور عشاء کے چار فرض ہیں۔ قرآن سے یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ نماز میں اتنی رکعات سنت ہیں اور سنتوں میں فلاں موکدہ اور فلاں غیر موکدہ ہیں۔ یہ سارا نظام ہمیں سنت رسول ﷺ میں ملے گا۔ قابل غور بات یہ ہے کہ جب حدیث و سنت کے بغیر نماز ہی کا نظام قائم نہیں ہوسکتا تو دین کا پورا نظام کیسے تشکیل پائے گا؟ لہذا یہ فتنہ استخفاف و انکار حدیث دین کے خلاف بہت بڑی بغاوت ہے۔ اس نے بہت خطرناک نتائج پیدا کیے ہیں۔

(سیرۃ النبی ﷺ)

اقتباس نگرانِ انجمن خدام القرآن، کراچی

شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ

مومن کی زندگی سراپا آزمائش ہے

مومن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے، جب اس کا کوئی نقصان ہوتا ہے تو اسے بھی وہ اللہ کی طرف سے امتحان سمجھتا ہے، اس پر صبر کرتا ہے اور اللہ کے فیصلے پر راضی رہتا ہے۔ اس میں بھی اس کے لیے خیر ہی خیر ہے۔ بخاری شریف میں اس حدیث کا آخری جملہ بڑا ہی قیمتی ہے کہ یہ کیفیت مومن کے سوا کسی کو نہیں مل سکتی۔ آج ہم اپنا جائزہ لیں، کتنے لوگ ہیں جن کے اڑھائی تین لاکھ کچن میں خرچ ہورہے ہیں۔ ماہانہ دو اڑھائی لاکھ بچوں کی فیس پر خرچ ہورہے ہیں، گاڑی برینڈڈ چاہیے اور ہر دوسرے سال چینج کرنی ہے، سمارٹ فون برینڈڈ چاہیے اور ہر چھ مہینے بعد چینج کرنا ہے، شادی پر دو تین کروڑ خرچ ہوجائیں تو کوئی ایشو نہیں ہے لیکن پھر بھی کہتے ہیں کہ گزارہ نہیں ہورہا! اگر اس کو ناشکری نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت معاشی حالات مجموعی طور پر سخت خراب ہیں۔ مگر ذرا اپنے سے نیچے والوں کو بھی تو دیکھیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا کے معاملات میں اپنے سے نیچے والوں کو دیکھ لیا کرو۔ اگر ایسا کریں گے تو ہم بھی شاید اللہ کا شکر ادا کر سکیں گے کہ کتنے کروڑوں لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں زیادہ دیا ہے۔ کتنے لوگ ہیں جو بجلی کا بل نہیں دے سکتے اور اس وجہ سے خودکشیاں کر رہے ہیں، کتنے لوگ ہیں جو گھر کا کرایہ نہیں دے سکتے اور کتنے لوگ ہیں جن کے پاس رہنے کے لیے چھت نہیں ہے، وہ فٹ پاتھ پر سورہے ہیں۔ کبھی غور کیا ہم نے؟ اللہ تعالیٰ ناشکری سے بچائے۔

(خطاب جمعہ، اپریل 2024ء، مسجد جامع القرآن، کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
انجمن خدام القرآن
Islamic
SUMMER
Camp
Activities
Physical Activities
Learn with Fun
Art & Craft
Workshop Series
Quiz Competition
Urdu Calligraphy
Cooking Without Stove
Tarbiyah and Skill Development Program
Starting From
24 June 2024
Monday
2:00pm to 3:00pm
Free Of Cost
For Boys & Girls
Age Limit: 7 Years to 15 Years
(Seprate Classes)
قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر
مسجد جامع القرآن، بلاک 14، گلستان جوہر
CAMPING
art & craft design
/Quran Institute Jauhar 02134030119 03334030115

تفہیم الاسلام کورس
مضامینِ تدریس:
عربی گرامر
سیرتِ نبوی ﷺ
اسپیشل لیکچرز
مئی
27
2024
پیر تا بدھ
بعد نمازِ مغرب
03 ماہ
فیس کوئی نہیں۔
خواتین کی شرکت کا باپردہ انتظام ہے۔
قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد
بنگلہ نمبر 176-B، بلاک C، نزد کارڈیو ہسپتال، یونٹ نمبر 2، لطیف آباد، حیدرآباد
QURAN INSTITUTE LATIFABAD
+92 334 3350910
زیرِ اہتمام: تنظیمِ اسلامی لطیف آباد

سنت ابراہیمی علیہ السلام اور فریضۂ قربانی

راحیل گوہر صدیقی

معاون شعبہ تصنیف و تالیف، قرآن اکیڈمی یاسین آباد

کسی دین کو الہامی دین کے طور پر مان لینے کے دو ہی دلائل تسلیم کیے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ اسے حسی اور عقلی پیمانے پر ناپا جائے اور دوسرے نقلی روایات اپنے تاریخی تسلسل کے ساتھ اُس کا ٹھوس ثبوت فراہم کرتی ہوں کہ یہ مذکورہ دین اللہ تعالیٰ ہی کے احکام و فرامین اور حق و صداقت پر مبنی ہے۔ اگر یہ دونوں اہم امور انسان کی فکر و عمل سے خارج ہیں تو وہ کوئی اور دین تو ہو سکتا ہے، دین الٰہی نہیں کہلا سکتا۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے قلبِ سلیم اور فطرتِ صحیحہ سے نوازا تھا۔ اگرچہ آپ کی پوری زندگی ابتلا و آزمائش سے عبارت ہے۔ آپ کی حیاتِ طیبہ میں آزمائشوں اور امتحانات کا سورج نصف النہار پر رہا۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پر ڈالی ہوئی آزمائشوں کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے:

وَ اِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ (سورۃ البقرۃ: 124)

"اور جب ابراہیم کو اُن کے رب نے کئی باتوں میں آزمایا تو وہ اُن پر پورے اترے۔"

ازروئے قرآن حکیم اس حیاتِ دنیوی کی غرض و غایت ہی امتحان ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ۣالَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ (سورۃ الملک: 2)

"(اللہ) وہی ہے جس نے موت اور زندگی کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔"

اس امر کی اہمیت کے پیشِ نظر ایک اور مقام پر یوں ارشاد ہوا:

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖۗ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ۝ (سورۃ الدھر: 2)

"ہم نے انسان کو (مرد اور عورت) کے ملے جلے نطفے سے پیدا کیا تاکہ ہم اسے آزمائیں، پھر اُس کو سننے والا اور دیکھنے والا بنا دیا۔"

اس کائنات میں تمام بنی نوعِ آدم کی فوز و فلاح اور نجاتِ اخروی رب ذوالجلال کی حقیقی معرفت اور اُس کی رضا و خوشنودی میں مضمر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو سماعت و بصارت، عقل و فہم اور فراست و دانش مندی کی استعداد اور صلاحیتوں سے بہرہ ور فرما کر ابتلا و آزمائش کی بھٹی میں جھونک دیا ہے۔ تاکہ کھرا اور کھوٹا سامنے آجائے۔ ایک طرف معبودِ حقیقی اور انسان کے پالن ہار کی محبت و پرستش، اطاعت و فرماں برداری کے پرزور تقاضے ہیں تو دوسری جانب اس دنیا کی زیب و زینت، مرغوباتِ نفس، عیش و عشرت کے دل آویز لمحات اور طاؤس و رباب کی سحر انگیزیاں ہیں، اب اس رسہ کشی کا زور کس طرف زیادہ ہوتا ہے۔۔۔ بس یہی انسان کا اصل امتحان ہے۔

انسان کی تخلیقی کیفیت کے بارے میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ. (صحیح البخاری، رقم الحدیث: 1385)

"ہر بچہ فطرتِ سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے، پھر اُس کے والدین اُس کو یہودی، مجوسی اور نصرانی بنا دیتے ہیں۔"

چنانچہ یہ فطرتِ سلیمہ ہی ہے جس کی صحت کا امتحان مطلوب ہے اور انسان کی عقل و خرد اس امتحان کے لیے اُس کی رہنمائی کرتی ہے اور انہی دو زاویوں سے انسان کے حوصلہ و ہمت، اس کی عزیمت اور سیرت و کردار کی پختگی کا صحیح اندازہ ہوتا ہے۔ چنانچہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو سب سے پہلے انہی دو پہلوؤں کی کٹھن آزمائشوں سے گزارا گیا۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جس ماحول میں آنکھ کھولی وہ پوری طرح شرک و کفر کی دبیز چادر میں لپٹا ہوا تھا۔ بت پرستی، ستارہ پرستی اور مظاہر پرستی کا ایک ایسا فسوں طاری تھا کہ جس کے زیرِ اثر ان کی قوم حق و باطل کی تمیز ہی کھو بیٹھی تھی۔ ملک میں مطلق العنان اور مشرک بادشاہ کا تسلط تھا جو خدائی دعوے دار تھا۔ گویا عقائد کا شرک اور اس کا عملی ظہور دونوں عروج پر تھے۔ فسق و فجور کی اس گھٹا ٹوپ تاریکی میں نورِ توحید کا کوئی ٹمٹماتا ہوا دیا بھی تاحدِ نگاہ نظر نہ آتا تھا۔ کفر و الحاد اور تقلیدِ آبا کے اس ماحول میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کی طرف سے ودیعت کی ہوئی حق کی بصیرت اور رشد و ہدایت کی روشنی میں ایک نعرۂ رندانہ لگایا کہ:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ (سورة الانعام: 79)

"بلاشبہ میں نے اپنا چہرہ اسی کی طرف پھیر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں نہیں ہوں۔"

اس نعرہ کی گونج اس معبودِ باطل کے ایوانوں سے ٹکرائی تو ایک ہلچل مچ گئی، کفر و الحاد کے اس بحرِ مردار میں جوار بھاٹا آ گیا۔ جب کہ دوسری طرف اللہ نے اس جرأت اظہار پر اپنے بندے کی یوں پذیرائی فرمائی:

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۝ (سورة الصافات: 84)

"جب آئے وہ (ابراہیم علیہ السلام) اپنے رب کے پاس ایک قلبِ سلیم کے ساتھ۔"

گویا فراست و دانش مندی کے اس امتحان میں سرخروئی حاصل ہو گئی۔ لیکن ابھی صبر کے امتحان اور بھی ہیں کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لیے صبر و ثبات، استقامت و عزیمت، صعوبتیں، کٹھنائیاں اور غیر متزلزل ایمان و یقین کا کڑا امتحان سامنے تھا۔ معاشرے کی مجلسِ شوریٰ نے "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" کے مصداق اللہ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو آگ کے ایک بڑے الاؤ میں پھینک کر اور انہیں جلا کر بھسم کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ زندگی سے محروم کر دینے والی اس لرزہ خیز خبر سے بھی اس بطلِ جلیل کے پائے استقامت میں کوئی لرزش پیدا نہیں ہوئی۔ محبتِ الٰہی کی اس بلند پروازی اور جذب کی اس کیفیت پر عقل حیران و ششدر رہ گئی۔

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

آگ کے اس دہکتے ہوئے الاؤ میں ابراہیم علیہ السلام محبت اور عرفانِ الٰہی کی انوار و برکات کی بارش نے آگ کے دہکتے الاؤ کو ٹھنڈک اور سلامتی والا سبزہ زار بنا دیا۔ بدن کو راحت و انبساط کی نرمی نے حیاتِ نو عطا کی تو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے منعمِ حقیقی سے اپنے اگلی منزل کی طرف بڑھنے کا اظہار کیا:

وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۝ (سورة الصافات: 99)

"اور میں اپنے رب کی طرف ہجرت کر رہا ہوں، یقیناً وہ میری رہنمائی کرے گا۔"

اور اس طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے گھر، خاندان، دوست اور اپنے آباء واجداد کی سرزمین کو خیرباد کہا اور مادرِ وطن کو اشک بار آنکھوں سے دیکھتے اور شیشۂ دل کو ریزہ ریزہ کرتے ہوئے ایک ان دیکھی منزل اور انجانی راہوں پر چل پڑے۔ اس راہِ بے نشاں میں اگر کوئی سہارا تھا تو وہ اسی منعم حقیقی، معبود برحق اور خالق ارض وسماں کا تھا جس کے لیے ساری دنیا سے منہ موڑ لیا تھا کہ

حکمراں ہے ایک وہی، باقی بتانِ آزری

اس راہ میں صحرا بہ صحرا خاک چھانتے چھانتے یہ بھی احساس نہ ہوا کہ پیرانہ سالی آکاس بیل کی طرح اُن کے وجود پر ظاہر ہونے لگی ہے۔ اس حقیقت کا ادراک ہوا تو صرف ایک ہی فکر نے ذہن میں انگڑائی لی کہ میری زندگی کا سورج غروب ہونے کے بعد اس مشن کو، توحید عملی اور فکری کو کون آگے بڑھائے گا۔ کیوں کہ

نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

چنانچہ اپنی زندگی کی محدودیت اور اپنے مشن کی لامحدودیت کا شعوری احساس ذہن کے افق پر مزید گہرا ہوا تو بے اختیار یہ دعا نوکِ زبان پر آگئی:

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ (سورة الصافات: 100)

"اے میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما۔"

وہ ساعت شرفِ قبولیت کی تھی، ستاسی برس کی عمر میں اللہ نے ایک نیک اور صالح بیٹا عطا کیا، جسے خود اللہ نے غلامٌ حلیمٌ قرار دیا۔ لیکن جن کے رتبے بلند ہوں اُن پر آزمائشیں بھی بہت بھاری ڈالی جاتی ہیں۔ بیٹا بچپن کی عمر گزار کر جوانی کی سرحد میں داخل ہوا اور اس قابل ہوا کہ باپ کے مشن میں اُن کا دست و بازو بن سکے کہ ایک اور قولِ ثقیل نازل ہوا کہ "اپنے لختِ جگر کو اللہ کی راہ میں قربان کردو"۔ سعادت مند اور اطاعت شعار بیٹے نے حکمِ الٰہی سن کر باپ سے کہا: "ابا جان! جو کچھ آپ کو حکم دیا جا رہا ہے وہ کر گزریے، ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے"۔ اور پھر چشمِ فلک نے یہ نظارہ دیکھا کہ بوڑھے باپ نے اپنے جواں سال اکلوتے بیٹے کو زمین پر لٹایا اور گلے پر چھری پھیرنے کا ارادہ کیا کہ اللہ کی رحمت جوش میں آئی اور رحمتِ خداوندی سے بیٹے کی جگہ مینڈھا ذبح ہوگیا۔ اللہ کی منشا بیٹے کی جان لینا نہیں بلکہ بوڑھے باپ کا امتحان لینا مقصود تھا، اور شاید یہ آخری اور کڑا امتحان تھا، یہ کیسا انوکھا امتحان تھا؟ جس میں ممتحن کو ہی بس کرنا پڑی، بیٹے کی جگہ مینڈھے کی قربانی بطورِ فدیہ قبول ہوئی اور اس کی یادگار کے طور پر وقوعِ قیامت تک جانوروں کی قربانی کا یہ سلسلہ دراز کر دیا گیا۔ یہ ہے حبّ الٰہی اور اطاعت و فرماں برداری کی ایک چشم کشا تصویر اور ایمان و یقین کی گہرائی کے ساتھ تصدیق بالقلب کی صحیح تعبیر۔

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

سورۃ الحج میں دو بنیادی ارکان کا ذکر ہے۔ ایک اللہ کے نام پر جانوروں کی قربانی کرنا اور دوسرے بیت اللہ کا طواف — جب کہ ان دو ارکان میں بھی زیادہ زور قربانی پر ہے۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ایک حدیث روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ

يَا رَسُولَ اللهِ، مَا هَذِهِ الْأَضَاحِيُّ؟ قَالَ: سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ. (سنن ابنِ ماجه، رقم الحديث: 3127)

اے اللہ کے رسول !اُن قربانیوں کی حقیقت کیا ہے ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : "یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے ۔"

گویا جانوروں کی یہ قربانیاں اصلاً علامت ہیں امت مسلمہ کی اطاعت وفرماں برداری اور تسلیم ورضا کی ۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم میں اس کی اصل غایت یہ بیان کی گئی ہے :

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (سورة الحج: 37)

"اللہ کو تمہاری قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے نہ ان کے خون بلکہ اُسے تو تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے ۔"

سنت ابراہیمی کی پیروی میں حصول تقویٰ کے لیے اہم فریضہ بھی شامل ہے ، جسے لاکھوں مسلمان ہر سال ماہِ ذوالحجہ میں ادا کرتے ہیں ۔ ہر سال لاکھوں مَرد وخواتین حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور کروڑوں جانور سنت ابرہیمی کو زندہ کرنے کے لیے ذبح کیے جاتے ہیں ۔ جس سے ابراہیم علیہ السلام کے سعادت منداور مطیع وفرماں بردار بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کی یاد تازہ کرتے ہیں ۔ شعائرِاسلام پر عمل کروانے سے مقصود امت کے فکر و عمل میں وہ جذبہ بیدار کرنا ہوتا ہے جس سے ان کے اندر اللہ کی بے ریا اطاعت ، پر خلوص عبادت اور اللہ کے احکام وفرامین کے بے چوں چرا بجالانے کی تحریک پیدا ہو۔

لیکن افسوس کا مقام ہے کہ اس مادہ پرستی کے دور میں ہر عبادت اور ہر سنت ایک رسم بن کر رہ گئی ہے ۔ قربانی جیسے مقدس فریضے کو بھی امت کے سوادِ اعظم نے محض ایک رسم بنا کر رکھ دیا ہے ۔ اس میں بھی اسوۂ ابراہیمی کی پیروی کرنے کے بجائے ہم اپنی ناک اونچی رکھنے کی فکر زیادہ کرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ ہمارا پڑوسی ہم سے زیادہ مہنگا اور جاذب نظر جانور لے آئے ۔ اب تو موبائل فون اور ویڈیو کیمرے میں اپنے جانوروں کی عکس بندی کی جاتی ہے تاکہ جس نے قربانی سے پہلے ہمارا جانور نہیں دیکھا وہ بھی تصویر میں تو دیکھ ہی لے ۔ اپنے اس طرزِ عمل سے ہم خود اپنی عبادت کو ریاکاری اور تصنع کا لبادہ اُڑھا دیتے ہیں ۔ عبادت اور ادائیگی سنت میں اخلاص ، خداترسی اور حصولِ تقویٰ کے برخلاف دنیوی برتری اور نام ونمود ہمارا مطمح نظر بن گیا ہے ۔

رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے
وہ دل، وہ آرزو باقی نہیں ہے
نماز و روزہ و قربانی و حج
یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے

مہلک منکرات

حافظ محمد اسد

استاذ قرآن اکیڈمی یاسین آباد

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اس دنیا میں بطور آزمائش کے بھیجا ہے۔ قدم قدم پر انسان کی جانچ ہوتی ہے کہ یہ اس میں پورا اترتا ہے یا نہیں۔ کبھی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف سے انسان کو بہت دیا جاتا ہے یا کبھی سب کچھ لے کر آزمایا جاتا ہے۔ ہر دور کے انسان کو درپیش مسائل بھی مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں۔ اور ہر شخص اپنے اعمال کا حساب بھی اُس دور کی شاکلہ (مزاج و طبیعت) کے لحاظ سے دے گا۔ لیکن اس دور کا انسان اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے احکامات کو جس طرح پس پشت ڈال رہا ہے اس کی مثال ملنا بہت مشکل ہے اور ستم یہ کہ اسے اب یہ شعور وادراک تک نہیں کہ کتنے سنگین گناہ مجھ سے سرزد ہو رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ توبہ واستغفار کرنا بھی اب رسماً ہی باقی رہ گیا ہے۔ جو خاص موقع پر ہی کیا جاتا ہے۔ حدیث کی روشنی میں اس دور کے حوالے سے فرمایا گیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا. (صحيح مسلم: رقم الحديث: 313)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان فتنوں سے پہلے پہلے جو تاریک رات کے حصوں کی طرح (چھا جانے والے) ہوں گے، (نیک) اعمال کرنے میں جلدی کرو۔ (ان فتنوں میں) صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر، اپنا دین (ایمان) دنیوی سامان کے عوض بیچتا ہوگا۔

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 10 جنوری 2001ء) اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

"اہم بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اندھیری رات کے اندھیروں جیسے فتنوں سے خبردار فرمایا، جس میں انسان صبح مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوجائے گا۔ اللہ تعالی اپنی حفاظت میں رکھے، ایک دن میں ہی انسان اسلام سے پھر جائے گا، دائرہ اسلام سے خارج ہوجائے گا اس کی وجہ کیا ہوگی؟ دنیا کے بدلے میں اپنے دین کا سودا کرلے گا، اب آپ یہ مت سمجھیں کہ دنیا سے مراد صرف مال ہے، بلکہ اس میں دنیا کی ہر چیز شامل ہے، چاہے وہ مال کی صورت میں ہو یا عزت و جاہ کی شکل میں یا دنیاوی منصب یا عورت سمیت کسی بھی صورت میں ہو، دنیا کی ہر چیز دنیاوی متاع میں داخل ہوگی اور اسی کو اللہ تعالی نے سازوسامان سے تعبیر کیا ہے۔" [شرح رياض الصالحين]

اس روایت میں آنے والے دور فتن سے خبردار کیا گیا ہے۔ چنانچہ اعمال صالحہ میں جلدی کرنی چاہیے۔ کیونکہ اعمال صالحہ ہی نجات کی وہ کنجی ہے جس کے سائے میں انسان اپنے آپ کو بچا سکتا ہے۔ ورنہ دنیاوی زندگی کی چمک دمک اور دولت کے حصول کی ہوس انسان کو اپنے ایمان کا سودا کرنے پر آمادہ کردیتی ہے۔ اور وہ اپنے ضمیر کا سودا کر بیٹھتا ہے۔ ایسے میں ضروری ہے کہ نیکوکار لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے اور اُن گناہوں

سے بچا جائے جو جہنم میں لے جانے والے ہوں۔ لیکن جب امّت کا کثیر طبقہ اِن مہلک منکرات سے ناواقف ہو اور گناہ کو گناہ ہی نہ سمجھا جائے تو اصلاح ناممکن ہے۔ لہٰذا اس امر کی ضرورت ہے کہ اُن منکرات کا صحیح فہم حاصل کیا جائے اور اُن سے بچنے کی حتی المقدور کوشش کی جائے۔

مرد و زن کا اختلاط:

غور کریں تو سب سے زیادہ عام اور مہلک گناہ جو معاشرے میں پھیل چکا ہے بلکہ اُسے گناہ کی فہرست سے ہی نکال دیا گیا ہے وہ بدنظری، بدنگاہی کرنا ہے۔ جس کی اصل وجہ معاشرے میں پھیلا ہوا بے پردگی کا ماحول ہے اور اس ماحول کی وجہ سے شرم و حیا اٹھ چکی ہے۔ یاد رکھیں جس قوم سے شرم و حیا رخصت ہو جائے وہ اللہ کے عذاب کی مستحق ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم مختلف قسم کے عذابوں میں گھرے ہوئے ہیں۔

مرد و زن کا اختلاط ایک زہریلا نشہ ہے جو اب ہمارے کلچر کا حصّہ بن چکا ہے، جبکہ اسلام نے مرد و زن کے اختلاط پر سختی کے ساتھ پابندی عائد کی ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے معاشرے پر بہت برے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس بے پردہ ماحول میں انسان آہستہ آہستہ شرم و حیا کا دامن چھوڑتا چلا جاتا ہے۔ نتیجتاً وہ وقت آجاتا ہے کہ جب برائی بری نہیں لگتی بلکہ سب کچھ اچھا معلوم ہونے لگتا ہے اور اس سے آگے یہ کہ روک ٹوک کرنے والے ہی برے لگتے ہیں۔ پھر جو اصلاح کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں اُنہیں دقیانوس اور تنگ نظر کہہ کر اپنے غبار آلود نظریات پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے۔

ماہرین نفسیات اس کی بڑی بھاری ذمہ داری ہمارے معاشرے میں رائج مخلوط تعلیمی نظام پر عائد کرتے ہیں۔ بقول اکبر الہ آبادی کے:

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

اب ظاہر ہے کالج یونیورسٹی کے تعلیمی نظام کے تحت پنپنے والے ہمارے یہ معصوم بچے مادر پدر آزادی کے خواہاں ہوتے جاتے ہیں اور میڈیا، پرنٹ میڈیا، سوشل میڈیا نے تو گویا اُن کی غیرت کا جنازہ نکال دیا ہے۔ جہاں ڈراموں میں حرام عشق کی کہانیاں دکھائی جا رہی ہیں اور رحمی رشتوں کی قدروں کو پیروں تلے روندا جا رہا ہے۔ اب اِن نحوستوں نے بے حیائی کا وہ طوفان برپا کیا ہے کہ مرد تو کیا عورتوں کی نگاہوں میں بھی وہ شرم و حیا خام ہی نظر آتی ہے جو کبھی مشرقی عورت کے مزاج کا حصّہ ہوا کرتی تھی۔ یہی وجہ ہے کے زنا اور ہم جنس پرستی جیسے سنگین جرائم کا ارتکاب ہو رہا ہے بلکہ ایسے قبیح عمل کرنے والے لوگ سرِ عام سوشل میڈیا پر انٹرویو دیتے بھی دکھائی دیتے ہیں۔ پھر اس دور میں نکاح اور شادی کرنا، غیر شرعی رسموں کی وجہ سے مشکل بن گیا ہے، زنا عام ہو رہا ہے۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں مادر پدر آزادی کے قائل ہوتے نظر آرہے ہیں۔ اس سیلاب بلاخیز اور بے راہ روی کے نتیجے میں اب صورت حال اس حد تک بگڑ چکی ہے کہ اچھے اچھے خاندانوں میں اب کوئی شرم و حیا باقی نہیں رہی۔ اس کا اندازہ اُن کی بچیوں کے لباس کو دیکھ کر بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ نیم عریاں لباس اب کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا جبکہ لباس انسان کی شخصیت کا عکاس ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آخر آپ اپنے بچوں کو کیا بنانا چاہتے ہیں؟ جوان پر کوئی روک ٹوک نہیں کرتے۔ کیا اب یہ منظر عام مشاہدہ میں نہیں ہے کہ والدہ محترمہ شرعی پردے میں اپنی بے پردہ بچیوں کو لے کر باہر نکلی ہوئی ہیں۔ یا باپردہ خاتون فیشن سے لبریز بہو کو اپنے بیٹے کے نکاح میں لانے کی آرزومند ہیں۔ ایک خاندان کی بہن نے آہ بھرے انداز میں بتایا کہ میرے سسرال والے انتہائی ماڈرن ہیں اور میری بیٹیاں اے لیول اسکول میں پڑھ رہی ہیں۔ ایک روز جب میں اچانک ان کے اسکول پہنچی تو میری بیٹی نے اپنی سہیلیوں سے میرا تعارف اس

طرح کروایا کہ یہ ہمارے گھر کی صفائی کرنے والی ہیں، جس پر میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ العیاذ باللہ آج اس تعلیمی نظام نے ماں باپ کا تقدس کس طرح پامال کر دیا ہے۔ ہمیں شاید اس کا احساس تک نہیں۔ بچے تو تب سدھرتے جب بڑوں کو کچھ احساس ہوتا مگر افسوس کہ بڑوں نے بھی ان کے آزادی کے سفر میں ان کا ساتھ دینا شروع کر دیا اور صرف دنیا کی چند روزہ زندگی کے مزے کی خاطر اپنے بچوں کو دین سے دور رکھا۔ اب ظاہر ہے جب دنیاوی عیش و عشرت ہی مطمح نظر بن گیا تو آخرت کا تذکرہ کہیں بھول بھلیوں میں کھو کر رہ گیا۔

حدیث مبارک میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں :

مَا ظَهَرَ فِي قَوْمٍ الرِّبَا وَالزِّنَا، إِلَّا أَحَلُّوا بِأَنْفُسِهِمْ عِقَابَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ. (مسند احمد، رقم الحدیث: 3809)

جس قوم میں زنا اور سود پھیل گیا انہوں نے یقیناً اللہ کا عذاب اپنے اوپر اتار لیا۔

سودی نظام معیشت :

اس حدیث مبارک میں جو دوسرا مہلک مرض بتایا گیا ہے۔ وہ سود کا لین دین ہے، اس کا جائزہ لیں تو نہ صرف ہمارے بینک اکاؤنٹس سیونگ ہیں بلکہ کاروبار کے لیے قرضے لینے کا معاملہ، گاڑی اور مکان کے لیے بینک سے بڑے بڑے ادھار پر سودی لین دین، یہ تمام کام ہم بڑے ذوق و شوق سے کرتے ہیں۔ ہمیں ذرہ برابر بھی کوئی خوف نہیں کہ یہ معاملہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اعلان جنگ ہے اور نہ صرف یہ کہ اس کی مذمت قرآن کریم میں کی گئی ہے۔ بلکہ کثیر تعداد میں احادیث مبارکہ اس عمل کے قبیح تر ہونے پر شاہد ہیں۔ لیکن آج اس حوالے سے کوئی جانتا ہی نہیں کہ پوری قوم کس سنگین جرم کا ارتکاب کر رہی ہے اور نہ چاہتے ہوئے بھی ہم بری طرح اس سودی نظام کے اندر جکڑے جا چکے ہیں۔ یہ وہی زمانہ ہے جس کی خبر جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے۔

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا آكِلُ الرِّبَا فَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ أَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ. (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 2278)

ایک زمانہ ضرور ایسا آئے گا کہ کوئی بھی سود سے نہ بچ سکے گا اور کوئی شخص سود خوری سے بچ بھی گیا تو بھی سود کے دھویں اور غبار سے نہیں بچ سکے گا۔

بچنا تو در کنار ہمارا المیہ تو یہ ہے کے جو دینی جماعتیں سود کے خاتمے کے لیے آواز بلند کرتی ہیں ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور مادہ پرست ذہنیت کے افراد سخت مخالفت کرتے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ اب سود کے بغیر کام نہیں چلتا گویا ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف اعلان جنگ جاری رکھیں گے۔ یاد رکھیں جب تک یہ سودی معاملات چلتے رہیں گے۔ معیشت مستحکم نہیں ہو سکے گی اور غریب آدمی دن بدن بدترین صورت حال سے دوچار ہوتا رہے گا، مہنگائی اور بے روزگاری بڑھتی چلی جائے گی اور خود کشی کرنا، اپنے بچوں کو ہلاک کر دینا جیسے دل سوز واقعات میں اضافہ ہوگا۔ ارباب اختیار کو چاہیے کہ اب ہوش کے ناخن لیں اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے پر دیانت داری سے عمل کر کے اس سودی نظام کو ختم کرنے کا عزم کریں ورنہ طرح طرح کے عذابات ہم پر مسلط ہوتے چلے جائیں گے۔

غیبت سننا اور کرنا :

ایک اور مہلک مرض جس کی طرف ہماری توجہ نہیں ہے اور تقریباً ہر خاص و عام کی مجلس کا حصہ ہے۔ وہ "غیبت" کرنا اور سننا ہے، یہ قبیح بیماری ہے، جو ہمارے معاشرے میں اس طرح رائج ہو چکی ہے کہ جہاں دو افراد جمع ہوئے تیسرے فرد کا ذکر لازمی طور پر کریں گے۔ اب بطور مشغلہ ہم یہ کام کرتے ہیں جبکہ قرآن کریم میں سورۃ الحجرات کے دوسرے رکوع میں جن معاشرتی برائیوں کا ذکر کیا گیا ہے اُن میں غیبت کے حوالے

سے بڑے سخت الفاظ آئے ہیں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ○ (الحجرات: 12)

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو، بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، اور کسی کی ٹوہ میں نہ لگو، اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو خود تم نفرت کرتے ہو، اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، بہت مہربان ہے۔

مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے اس کی تفسیر میں چند نکات تحریر کیے ہیں:

"(1)۔ یعنی کسی کے خلاف تحقیق کے بغیر بدگمانی دل میں جما لینا گناہ ہے۔ (2)۔ کسی دوسرے کے عیب تلاش کرنے کے لیے اس کی ٹوہ اور جستجو میں لگنا بھی اس آیت کی رو سے گناہ ہے۔ البتہ کوئی حاکم مجرموں کا پتہ لگانے کے لیے تفتیش کرے تو وہ اس میں داخل نہیں ہے۔ (3)۔ غیبت کی تعریف ایک حدیث میں خود حضور اقدس ﷺ نے یہ فرمائی ہے کہ: تم اپنے بھائی کا تذکرہ اس طرح کرو جو اسے ناگوار ہو۔ ایک صحابی نے پوچھا کہ اگر اس میں واقعی وہ عیب ہو تو (کیا اس کا بیان کرنا بھی غیبت ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر اس میں واقعی وہ عیب ہو تب تو وہ غیبت ہے اور اگر وہ نہ ہو تو بہتان ہے، یعنی وہ دوہرا گناہ ہے۔"

اب اس تناظر میں ہم اپنا جائزہ لیں کہ کیا ہماری مجالس غیبت اور بدگمانیوں سے خالی ہوتی ہیں، ہرگز ایسا نہیں ہے۔ ایک صاحب علم نے کہا کہ آج اگر ہم اپنی مجالس سے بدگمانی اور غیبت کو نکال دیں تو بخدا خاموش ہی رہا کریں گے۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں اس آیت مبارکہ کے ذیل میں فرماتے ہیں:

"گمان کرنے سے بچنے کا حکم دیا گیا (کیونکہ گمان ایک دوسرے کو عیب لگانے کا سبب ہے)، اس پر قبیح افعال صادر ہونے کا مدار ہے اور اسی سے خفیہ دشمن ظاہر ہوتا ہے اور کہنے والا جب ان اُمور سے یقینی طور پر واقف ہوگا تو وہ اس بات پر بہت کم یقین کرے گا کہ کسی میں عیب ہے تاکہ اسے عیب لگائے، کیونکہ کبھی فعل بظاہر قبیح ہوتا ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا اس لیے کہ ممکن ہے کرنے والا اسے بھول کر کر رہا ہو یا دیکھنے والا غلطی پر ہو۔"

مذکورہ بالا مہلک منکرات سے بچنے کے لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم گناہ کو گناہ سمجھیں اور اپنے موجودہ معاشی اور تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ اب یہ کام تو اہل اقتدار یا حکام کا ہے لیکن ہم بری الذمہ نہیں ہیں۔ ہمیں اپنے حصّے کا کام کرنا ہے اور اپنے دائرہ میں رہتے ہوئے ان منکرات سے خود بھی بچنا ہے اور اپنے اہل و عیال کو بھی بچانا ہے۔ زنا اور عریانیت میں بتلا سماج پر احادیث کے مطابق عذابِ الٰہی اور امراض و آفات کا نزول ہو کر رہتا ہے، ان آفات سے حفاظت کی تدبیر صرف یہ ہے کہ ملت کا ہر فرد خود بھی عفت مآب بنے اور اپنے گھر، خاندان اور سماج کو بے حیائی اور بے حجابی کی لعنت سے پاک کرنے کی مہم میں لگ جائے۔ اگر ہم صدق دل سے تائب ہو کر اس کے خاتمے کی جدوجہد میں لگ جائیں گے۔ تو بروز قیامت اللہ سبحانہٗ کے سامنے عرض کر سکیں گے۔ اے اللہ! ہم نے تو کوشش کی جو ہمارے اختیار میں تھی، باقی معاشرے کو بدلنا یہ ہمارے اختیار میں نہیں تھا۔ یاد رکھیں دنیاوی زندگی چند روزہ ہے اور کل اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے سامنے حاضری لازمی ہے ہماری عملی جدوجہد اگر مؤثر ہوگی تب ہی اُخروی نجات ملے گی۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے دعا ہے کے ان منکرات سے مجھے اور آپ کو بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

قربانی کا جذبہ۔۔ عیدالاضحیٰ کا حاصل

حافظ حذیفہ محمود

استاذ، قرآن اکیڈمی یاسین آباد

ذوالحجہ کے مبارک اور مقدس ایام کی آمد آمد ہے۔ یقیناً ذوالحجہ کی پہلے عشرے کے ایام نہایت مقبول و مقدس ہوتے ہیں۔ ان دنوں میں مسلمانانِ عالم میں سے بہت سے خوش نصیب حضرات "لبیک اللھم لبیک" کہتے ہوئے پراگندگی کی حالت میں رب کی دعوت کا جواب دیکر عازم سفر ہوتے ہیں اور محض اللہ تعالی ہی کے لیے وہاں تکلیف اور مشقت سہہ جاتے ہیں، وہ موقع بہ موقع دعاؤں کی پکار لگاتے ہیں، آنسوؤں کی ایک طویل قطار ہوتی ہے، کبھی بھاگ کر اور کبھی چکر لگاتے ہوئے، کبھی پہاڑ پر چڑھ کر اَن سلی ہوئی دو چادروں کو زیب تن کر کے اللہ کو منایا جاتا ہے، رحمتوں کی بارش طلب کی جاتی ہے، چنانچہ رحمان و قدردان میرا رب ان کو اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیتا ہے۔

جبکہ دوسری طرف بقیہ امت اللہ ہی کے دیے ہوئے مال کو اس کی راہ میں قربان کرنے کی نیت سے ماری ماری پھر رہی ہوتی ہے کہ میں اپنی کمائی کے اس مناسب حصے سے دستبرداری کروں اور انہی پیسوں کے عوض ایک جانور کا نذرانہ رب کے حضور پیش کر کے فقراء اور مساکین کے پیٹ بھرنے کا بھی ذریعہ بنوں اور سب سے بڑھ کر میری مالی قربانی کے جذبے کو دیکھ کر میرا رب مجھ سے راضی ہوجائے اور ان چند روپوں کے عوض میرا اللہ مجھے خود سے قریب کرلے۔ گویا عیدالاضحیٰ کا اصل پیغام اپنی جان و مال کی قربانی کا جذبہ پیدا کرنا ہے جو ہر مومن سے مطلوب بھی ہے۔

یہاں پر ذرا ٹھہر یے! ذرا سوچیے! ہم نے مال کمایا۔۔ اس کا کچھ حصہ منتخب کیا۔۔ اس کو علیحدہ کیا۔۔ اس سے قربانی کا جانور خریدا۔۔ اس کی قربانی کی۔۔ گوشت تقسیم کیا۔۔ ایک مناسب حصہ اپنے پاس بھی رکھا۔۔ دسترخوان سجایا۔۔ دعوتیں اڑائیں۔۔ اور قربانی مکمل۔۔ اللہ راضی ہوگیا اور قربانی کا مقصد پورا ہوگیا۔۔۔! اگر ہم نے قربانی کا مطلب یہی سمجھ لیا ہے تو معذرت کے ساتھ جناب! ہم یہاں غلطی پر ہیں۔ شریعت کا مقصود گوشت کا حصول یا گوشت کی تقسیم تو کبھی رہا ہی نہیں، اتنے چھوٹے مقصد کے لیے اس پورے سلسلے کو جاری نہیں کیا گیا بلکہ شریعت کا مقصود ہمیں قربانی کے جذبے کا خوگر بنانا ہے کہ اللہ کے سامنے ہم اُس کے بندے بن کر اس کو ہی اپنا حقیقی رب مانیں، اس کے آگے اپنا سارا مال پیش کردیں، اپنی خواہشات کو اس کے حکم کا تابع بنا دیں، اپنی زندگی کے ہر شعبے میں ہم شریعت سے رہنمائی لیں اور اپنے عقل اور خاندانی مراسم کو ترک کردیں، صرف اسی سے ڈریں اور اپنی ذات اور اطراف میں اللہ ہی کو بلند و برتر مانیں، اس کے سامنے اپنی گردن جھکا دیں۔ یہی شریعت کی غرض بھی ہے اور قربانی کی اصل روح بھی۔ چنانچہ سورۃ الحج آیت نمبر 37 میں فرمایا کہ

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ○

ترجمہ: "اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون، ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک پہنچتی ہے یونہی ان کو تمہارے قابو میں کردیا کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ تم کو ہدایت فرمائی، اور اے محبوب! خوشخبری سناؤ نیکی کرنے والوں کو۔"

تو معلوم ہوا کہ قربانی کی روح تقویٰ کا حصول اور اللہ کی بڑائی ہے یعنی اللہ سے ڈرتے ہوئے اپنی پوری زندگی میں اللہ کے احکامات کو مانتے رہنا اور اسی کو اپنی زندگی کے ہر شعبے میں بلند رکھنا اور یہی تو بندہ مومن کا طرزِ عمل بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ اسلام کا معنی ہی گردن جھکانے اور سر تسلیم خم کرنے کے ہیں۔ حج کے مناسک اور عید الاضحیٰ کی قربانی تو محض اس کی ایک عملی مشق ہے جو تمام مسلمانوں سے بیک وقت کروائی جاتی ہے کہ میرے بندو! میرے احکامات کو اپنے عقل سے پرے رکھ کر اس پر بغیر چوں چرا کے عمل کرو اور قربانی کے جانور کی طرح اپنے نفس کو بھی قبلہ رو رکھو اور موقع آنے پر اس پر بھی چھری چلانے سے دریغ نہ کرو۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا سبق بار بار تازہ کروایا جاتا ہے کہ انہوں نے سو سال تک اولاد کو اپنی راز و نیاز کی باتوں میں رب سے مانگا، جب بیٹا عطا ہوا تو میلوں دور بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑنے کا حکم ہوتا ہے۔ اندازہ لگائیں کہ سو سال کے مانگے ہوئے بچے اور بیوی کو محض اللہ کے حکم پر فلسطین سے مکہ مکرمہ چھوڑ دینا، جہاں صرف ریت ان کا مقدر ہو! دانہ پانی کا کوئی بندوبست نہ ہو اور بچہ جب جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے لگے تو اسے رب کے حکم کے مطابق سامنے لٹا کر اپنے ہاتھوں سے اس کی گردن پر چھری چلا دینا، اللہ اکبر! بقول اقبال:

عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

سو سال کی عمر میں عطا کی ہوئی اولاد کو یوں اپنے ہی ہاتھوں سے ذبح کرنا اور اس سے قبل اس کی پرورش بھی نظروں سے دور رکھ کر کرنا، یہ سب کس کے لیے تھا؟ محض اس لیے کہ وہ اللہ کا حکم تھا، سو انہوں نے عقل کو پیچھے رکھا اور اللہ کی ہستی کو سامنے رکھا، اپنی خواہش کو پس پشت ڈال کر حکم خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ اسی کو تقویٰ اور زندگی میں اللہ کے نام کو بلند کرنے کی عملی مشق بنا دیا گیا۔

مگر افسوس! صد افسوس! آج ہمارے معاشرے میں وہ قربانی کی روح نہ رہی! نمود و نمائش اور تفریح نے اس کی جگہ لے لی۔ اس مقدس عمل کو ہر سال ایک ریت اور تفریح کا ذریعہ سمجھ کر تہوار کے طور پر اسے انجوائے تو کیا جاتا ہے مگر اس کی اصل روح کی طرف کسی کا دھیان تک نہیں جاتا! بقول اقبال:

رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے
وہ دل وہ آرزو باقی نہیں ہے
نماز و روزہ و قربانی و حج
یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے

لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم قربانی کی اصل روح سے روشناس ہوں اور قربانی کے عمل کو اپنی پوری زندگی میں ادا کرنے والے بنیں۔ اللہ کا حکم اور اس کی سربلندی ہماری پوری زندگی میں نظر آئے اور اس کا آغاز عقل و خواہش کو ایک طرف رکھنے سے کیا جائے گا۔ سو آغاز کیجیے! خواہشات کو قربان کر کے اللہ کے حکم کو سینے سے لگائیں اور یہ عمل پوری زندگی جاری رکھیں کیونکہ اس ہر وقت کی قربانی کا تو کوئی وقت بھی مقرر نہیں!

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ سورۃ ق:45

اندرون و بیرونِ ملک مقیم افراد کے لیے
بنیادی دینی علوم کے حصول کا نادر موقع

آن لائن

آن لائن فہم دِین کورسز

آغاز
08 جولائی 2024ء

- ترجمہ وتذکیر قرآن
- سیرت النبی ﷺ
- نماز و آخری دس سورتیں مع تجوید
- قصص النبیین
- تذکیر بالقرآن سورۃ الفاتحہ والبقرہ (سندھی)
- قرآن حکیم کی صرفی ونحوی تحلیل

پیر، منگل، بدھ، ہفتہ، اتوار

اوقات تدریس
دوپہر 02:00 تا شام 05:00

آغاز
01 جولائی 2024ء

- آسان عربی گرامر
- قرآن حکیم کا منتخب نصاب
- آسان قرآنی عربی (سندھی)
- تجوید
- تاریخ امت مسلمہ

پیر، منگل، بدھ

اوقات تدریس
دوپہر 02:00 تا شام 06:00

For Registration
Lms.QuranAcademy.com
or
Scan QR Code
+92-319-3171861
info@QuranAcademy.com

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ سورۃ ق:45

اندرون و بیرونِ ملک مقیم افراد کے لیے
بنیادی دینی علوم کے حصول کا نادر موقع

آن لائن

دراسات دینیہ

Option2
آغاز
10 جون 2024ء

اہلیت برائے داخلہ
حضرات وخواتین اردو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں

پیر تا جمعرات

اوقات تدریس
دوپہر 02:00 تا دوپہر 03:30 بجے

Option1
آغاز
29 جون 2024ء

اہلیت برائے داخلہ
حضرات وخواتین اردو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں

بروز ہفتہ

اوقات تدریس
صبح 08:45 تا دوپہر 01:00 بجے

For Registration
Lms.QuranAcademy.com
or
Scan QR Code
+92-319-3171861
info@QuranAcademy.com

ماہانہ رپورٹ برائے آئینۂ انجمن

قرآن اکیڈمی ڈیفنس

رجوع الی القرآن کورس سال اول کے اکتیسویں بیچ میں تقریباً 50 طلبہ اور 40 طالبات اکیڈمی میں اور 60 آن لائن شرکاء شامل ہیں۔ رجوع الی القرآن کورس کے تحت خصوصی محاضرات و لیکچرز کے ضمن میں علم کی فضیلت، دینِ اسلام کا جامع تصور اور دینی فرائض کا جامع تصور زیرِ تدریس انجینئر نعمان اختر صاحب منعقد ہوئے۔ رجوع الی القرآن کورس کرنے والے طلبہ و طالبات کے لیے ہفتہ وار "دراساتِ دینیہ کورس" کا آغاز ان شاء اللہ 29 جون 2024ء بروز ہفتہ سے کیا جارہا ہے۔ اس کورس کی تکمیل پر طلبہ کے لیے وفاق المدارس کے تحت منعقد ہونے والے دراسات کے امتحانات میں شرکت کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔

حلقات و دوراتِ دینیہ کے تحت ماہِ اپریل 2024ء سے منتخب نصاب (انگریزی میں)، ٹی پی آئی، حدیث: اربعین نووی، منتخب نصاب، سیرۃ النبی ﷺ، قصص الانبیاء، تجوید القرآن اور دورۂ ترجمہ قرآن کے کورسز جاری ہیں۔ حلقات و دوراتِ دینیہ برائے خواتین کے تحت تدبر القرآن کورس جاری ہے۔

ان شاء اللہ مورخہ 24 جون 2024ء سے بچوں اور بچیوں کے لیے علیحدہ علیحدہ سمر اسلامک کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا جس میں جونیئر گروپ (6 تا 11 سال کے بچے اور بچیاں) کی کلاسز دوپہر 02:00 تا 03:00 بجے جبکہ ٹین ایجر گروپ (12 تا 16 سال کے لڑکے اور لڑکیاں) کی کلاسز سہ پہر 03:30 تا 04:30 بجے منعقد ہوں گی۔ کورس کا دورانیہ 03 ہفتے جبکہ کلاسز پیر تا جمعرات منعقد ہوں گی۔ دورانِ کورس طلبہ کو فیلڈ ٹرپ پر بھی لے جایا جائے گا۔

مسجد میں ماہ مئی کے دوسرے، چوتھے اور پانچویں جمعہ میں خطاباتِ جمعہ امیر تنظیم اسلامی و نگرانِ انجمن جناب شجاع الدین شیخ صاحب نے بیان فرمائے۔ جبکہ پہلے اور تیسرے جمعہ میں خطاب جمعہ کی ذمہ داری جناب محمد نعمان صاحب نے انجام دی۔

قرآن اکیڈمی یٰسین آباد

رجوع الی القرآن کورس (سال اول سیکشن اے) میں کل طلبہ و طالبات 182، (سال اول سیکشن بی) میں کل طلبہ 39، اور (سال دوم) میں کل طلبہ و طالبات کی تعداد 50 ہے۔ رجوع الی القرآن کورس کے تحت خصوصی محاضرات و لیکچرز میں مندرجہ ذیل کورسز آن کیمپس جاری ہیں: اہمیت و فضیلت علم (خصوصی محاضرہ) زیر تدریس استاذ انجینئر نعمان اختر صاحب تعداد: 220، عشرہ ذوالحجہ اہمیت و فضیلت زیر تدریس استاذ

عاطف محمود صاحب تعداد: 200، اور اسی طرح مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق زیر تدریس استاذ ڈاکٹر انوار علی صاحب تعداد: 185، جب کہ قرآن حکیم کی صرفی و نحوی تحلیل کے موضوع پر استاذ عاطف محمود صاحب کی زیر تدریس آن لائن کلاس جاری ہے۔

مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ میں درجہ حفظ کے تحت 105، درجہ قاعدہ کے تحت 28 طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ شعبہ مدرسۃ البنین و البنات (سہ پہر 02:30 تا 04:30) درجہ قاعدہ میں 152 اور درجہ ناظرہ میں 112 طلبہ و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ علاوہ ازیں مغرب تا عشاء حلقہ برائے ناظرہ قرآن حکیم میں مقیم طلبۂ کرام اور اہل محلہ و گردو نواح سے حضرات تشریف لاتے ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد 52 ہے۔ شعبہ دعوت و تبلیغ کے تحت ادارہ کی مسجد میں دو خطاب جمعہ مدیر محترم سید سلیم الدین صاحب، دو خطاب استاذ محترم محمد ارشد صاحب اور ایک خطاب استاذ محترم عاطف محمود صاحب نے ادا فرمائے۔

شعبہ تصنیف و تالیف میں ماہنامہ آئینہ انجمن مئی کا اجراء کیا گیا۔ علاوہ ازیں منتخب نصاب حصہ دوم کی تیاری پر کام جاری ہے، ان شاء اللہ ماہ جون کے آخر تک حصہ دوم تیار ہو جائے گا۔ اور بعد ازاں حصہ سوم پر کام شروع کیا جائے گا۔

قرآن اکیڈمی کورنگی

رجوع الی القرآن کورس سال اول 25 – 2024 میں داخلے جاری ہیں۔ الحمد للہ مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ قرآن اکیڈمی کورنگی للبنین والبنات میں شعبہ بنین کے درجہ حفظ میں 45 جبکہ درجہ قاعدہ و ناظرہ میں 106 طلبہ اور شعبہ بنات میں 139 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ شعبہ خواتین میں بڑی عمر کی خواتین کے لیے تجوید القرآن و ناظرہ کی کلاس جاری ہے جس میں تقریباً 30 خواتین زیر تعلیم ہیں۔ شعبہ بنات کے درجہ ناظرہ کی طالبات کے لیے "کوئز، قرآن کے حقوق اور نبی کریم ﷺ سے محبت"، "نبی اکرم ﷺ کے معجزاتِ عظیم"، "نبی ﷺ کے فرمان اور عملی زندگی" اور "خدا خوفی" کے موضوعات پر تربیتی و خصوصی لیکچرز منعقد ہوئے۔

حلقات و دورات دینیہ میں تنظیم اسلامی کورنگی شرقی کے تحت قرآن اکیڈمی کورنگی میں شام کے اوقات میں 19 اپریل 2024ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء "Road to Jannah" کے عنوان سے ہفتہ وار کورس کا آغاز کیا گیا ہے۔ جس میں 40 حضرات اور 38 خواتین نے شرکت کی۔ شعبہ خواتین کے تحت سلائی کورس میں 10 طالبات مستفید ہو رہی ہیں۔

دی ہوپ اسلامک اسکول

1. پریپ اول تا ہشتم جماعت کے لیے PTM برائے فائنل ٹرم کا انعقاد کیا گیا۔
2. پریپ اول تا دوم کے لیے سالانہ تقریب برائے تقسیم انعامات کا انعقاد کیا گیا۔

قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر

اس سال رجوع الی القرآن کورس میں 65 حضرات اور 67 خواتین نے داخلہ لیا، اس کے علاوہ انجمن خدام القرآن کا تعارف اور مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق کے عنوانات پر خصوصی محاضرات بھی منعقد ہوئے جس کی ذمہ داری مدیر ادارہ جناب ڈاکٹر انوار علی صاحب نے ادا کی۔

خطاب جمعہ کی سعادت مدیر ادارہ جناب ڈاکٹر انوار علی صاحب اور جناب عامر خان صاحب حاصل کر رہے ہیں ۔ مدرسۃ القرآن برائے قاعدہ و ناظرہ میں بچوں کی تعداد 55 ہے ۔ انٹرنیشنل اسلامک آن لائن یونیورسٹی کے امتحانی مرکز ہونے کی وجہ سے طلبہ و طالبات کے امتحانات بھی لیے گئے ۔ اس کے علاوہ 02 نکاح بھی منعقد ہوئے ۔

قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد

رجوع الی القرآن کورس میں 20 حضرات اور 40 خواتین زیر تعلیم ہیں ۔ بروز ہفتہ دوپہر کے اوقات میں ترجمہ و تفسیرِ قرآن کی کلاس جاری ہے ۔ مدرسۃ القرآن برائے قاعدہ و ناظرہ کے تحت صبح 09 تا 12 بجے اور دوپہر ظہر تا عصر بچوں کے لیے قاعدہ و ناظرہ قرآن کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے ۔ مورخہ 25 مئی بروز ہفتہ نگران انجمن خدام القرآن سندھ جناب شجاع الدین شیخ صاحب اپنے سالانہ دعوتی دورے پر حیدر آباد تشریف لائے جس میں آپ نے مدینہ بینکوئٹ لطیف آباد میں عوام الناس کے بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا، اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پروگرام کے آخر میں گزشتہ رجوع الی القرآن کورس کے کامیاب ہونے والے طلبہ میں شجاع الدین شیخ صاحب کے دستِ مبارک سے اسناد تقسیم کروائیں گئیں یوں بڑی تعداد میں لوگوں کے سامنے رجوع الی القرآن کورس کا تعارف ہوگیا۔ مورخہ 27 مئی سے شام کے اوقات میں حضرات و خواتین کے لیے "تفہیم الاسلام" کے عنوان سے شارٹ کورس کا آغاز کیا جائے گا۔ مذکورہ کورس میں عربی گرامر اور سیرت النبی ﷺ کی تدریس کی جائے گی۔ موسمِ گرما کی تعطیلات میں بچوں اور بچیوں کے لیے چار ہفتوں پر مشتمل سمر کورس کا آغاز کیا جائے گا۔ بیرونِ شہر اور دور دراز کے لوگوں کے لیے ماہِ جون سے پانچ آن لائن کورسز کا آغاز کیا جائے گا جن میں ترجمہ و تفسیر، نماز و آخری سورتیں، تاریخ امتِ مسلمہ، عربی گرامر (سندھی) کی تدریس کی جائے گی۔ ادارہ ہذا کے شعبہ سندھی کے تحت رواں ماہ "فرائضِ دینی کا جامع تصور" اور "دین کا ہمہ گیر تصور" نامی کتابچوں کی کمپوزنگ کی گئی۔

قرآن مرکز لانڈھی

مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ للبنین والبنات کے تحت درجہ حفظ میں 58 جبکہ درجہ قاعدہ و ناظرہ میں 51 طلبہ اور شعبہ بنات میں 55 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ مدرسہ البنین میں بزم طلبہ کا انعقاد کیا گیا جس میں طلبہ نے قراءت، حمد و نعت میں حصہ لیا۔

حلقات و دورات دینیہ کے تحت حضرات کے لیے پیر تا جمعرات بعد نماز عشاء 01 گھنٹہ علم و عمل کورس کا آغاز کیا گیا جس میں 13 حضرات شریک ہیں۔ حضرات کے لیے ہفتہ اور اتوار بعد نماز عشاء 01 گھنٹہ اللغۃ العربیہ کلاس کا آغاز کیا گیا جس میں 09 حضرات شریک ہیں۔ خواتین کے لیے منگل اور بدھ سہ پہر 03:00 تا 04:30 علم و عمل کورس کا آغاز کیا گیا جس میں 13 خواتین شریک ہیں۔

شعبہ دعوت و تبلیغ کے تحت ہفتہ وار مجلس تذکیر بالقرآن کا سلسلہ جاری ہے ۔ قرآن حکیم کی پانچویں منزل جس میں "سورۃ العنکبوت" کا مطالعہ جاری ہے ۔ ناظم مرکز محمد ہاشم صاحب مدرس کی ذمہ داری ادا فرماتے ہیں۔

SUMMER Course
Misbah - ul - Islam
Let's Boost our Iman this Summer
Starting From 24 june 2024
Topics:
Seerat un Nabi ﷺ
Qisas ul Anbiya
Taharat and Namaz
Manner of Life
Games, Physical activities
FOR Boys & Girls
Eligiblity : Class 3rd to Matric
Days : Monday to Friday
Timing : 10:00 am To 12: 50 pm
Duration : 4 Weeks
Free Course
Quran Institute Latifabad
Banglow # 176-B, Block C, Near Cardio Hospital, unit no 02, Latifabad, Hyderabad.
+92 334-3350910
QURAN INSTITUTE LATIFABAD

3 weeks
SUMMER ISLAMIC CAMP
FOR BOYS & GIRLS (Separated)
Starting From JUNE 24 2024
MONDAY to THURSDAY
Juniors: 2:00pm - 3:00pm
Age: 6-11 years
Teenagers: 3:30pm - 4:30pm
Age: 12-16 years
* Refreshments will be provided
Fee: Rs. 2500
021 35340022 | 0334 3088689
Qisas ul Quran
Seerat un Nabi ﷺ
Quran
Activities
Salah
Belief
Field Trip
Purification
Quran Academy DHA
DM-55, 34th Street, Khayaban-e-Rahat, Phase 6, Darakhshan, DHA, Karachi.

شعبۂ ملٹی میڈیا

پاکستان کا اصل مسئلہ اور راہ نجات:

نگرانِ انجمن و امیر تنظیمِ اسلامی محترم شجاع الدین شیخ صاحب کا دعوتی دورہ برائے حلقہ کراچی جنوبی کے تحت بمقام کورنگی ڈھائی نمبر ایک خطابِ عام کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں خطاب کا عنوان "پاکستان کا اصل مسئلہ اور راہِ نجات" تھا، اس پروگرام کے لئے شعبہ ملٹی میڈیا کی جانب سے ساؤنڈ، جنریٹر اور ایس ایم ڈی کا اہتمام کیا گیا، ساتھ ساتھ اس پروگرام کی پروجیکشن، ریکارڈنگ اور سوشل میڈیا پر لائیو اسٹریمنگ کا بھی اہتمام کیا گیا۔ بعد ازاں اس ریکارڈنگ کو انجمن اور تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ اور سوشل میڈیا پر شائع بھی کیا گیا۔

قرآن کا پیغام (کراچی بار کونسل):

کراچی بار کونسل کے زیرِاہتمام نگران انجمن کے ساتھ ایک نشست کا اہتمام کیا گیا، جس میں محترم شجاع الدین شیخ صاحب نے "قرآن کا پیغام" سے خطاب کیا، اس خطاب کی ریکارڈنگ کو انجمن اور تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ اور سوشل میڈیا پر شائع کیا گیا۔

رفح پر اسرائیلی حملہ (احتجاج):

تنظیم اسلامی کے زیرِاہتمام کراچی پریس کلب پر فلسطین کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے لیے اور مسلمان ممالک کے حکمرانوں تک اپنے پیغام کو پہنچانے کے لیے احتجاجی مظاہرہ کا اہتمام کیا گیا، اس مظاہرہ کی ویڈیو ریکارڈنگ کو سوشل میڈیا پر شائع کیا گیا۔

مدرسین ریفریشر کورس 2024ء:

ملک بھر کے لیے شعبہ تربیت تنظیمِ اسلامی کے تحت سال 2024 کے لیے مدرسین ریفریشر کورس کے لیے امیرِ تنظیمِ اسلامی کا ایک تربیتی لیکچر شعبہ ملٹی میڈیا نے ریکارڈ کر کے شعبہ تربیت تنظیم اسلامی کو ارسال کیا۔

حلقہ جاتی ملتزم اجتماع تنظیم اسلامی 2024ء:

تنظیم اسلامی کے زیرِاہتمام ملک بھر میں حلقہ جاتی بنیاد پر ملتزم اجتماع کا اہتمام کیا جا رہا ہے، اس مقصد کے لیے امیرِ تنظیم اسلامی کے دو دروس ریکارڈ کر کے مرکز تنظیم اسلامی کو فراہم کیے گئے۔

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق:

رجوع الی القرآن کورس کے تحت خصوصی لیکچر "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" ڈاکٹر انوار علی صاحب نے پیش کیا، اس نشست کو براہ راست قرآن اکیڈمی ڈیفنس کے فیس بک پیج پر نشر کیا گیا۔

خطباتِ جمعہ (نگرانِ انجمن محترم شجاع الدین شیخ صاحب):

ماہِ مئی 2024ء میں مسجد جامع القرآن (قرآن اکیڈمی ڈیفنس) میں نگرانِ انجمن محترم شجاع الدین شیخ صاحب کے درج ذیل موضوعات پر ہونے والے خطبات جمعہ کی ویڈیو ریکارڈنگز کی گئیں جسے مرکز تنظیم اسلامی کے یوٹیوب چینل کے علاوہ انجمن کے آفیشل یوٹیوب چینلز پر اپلوڈ کیا گیا:

- زندگی کے دو رویے، دو ہی نتائج
- مرغوباتِ دنیا اور طالبِ آخرت
- یومِ تکبیر!!! تکبیر کے تقاضے۔۔۔

خطباتِ جمعہ (محترم عامر خان صاحب):

ماہِ مئی 2024ء میں محترم عامر خان صاحب کے درج ذیل موضوع پر ہونے والے خطبہ جمعہ کی آڈیو ریکارڈنگ کی گئی جسے انجمن کی ویب سائٹ پر اپلوڈ کیا گیا:

- مقصدِ زندگی (سورۃ الملک آیت نمبر 2 کی روشنی میں)

خطباتِ جمعہ (محترم ڈاکٹر انوار علی صاحب):

ماہِ مئی 2024ء میں مسجد جامع القرآن (قرآن انسٹیٹیوٹ، گلستانِ جوہر) میں محترم ڈاکٹر انوار علی صاحب کے درج ذیل موضوع پر ہونے والے خطباتِ جمعہ کی آڈیو ریکارڈنگ کی گئیں جنہیں انجمن کی ویب سائٹ پر اپلوڈ کیا گیا:

- مسجد اقصیٰ اور صیہونیت (حصہ سوم)
- والدین سے حسنِ سلوک

ریڈیو پاکستان:

ماہِ مئی 2024ء میں نگرانِ انجمن کے دو مختصر دروس ریڈیو پاکستان کو ارسال کیے گئے۔

شارٹ کلپس (خطاب جمعہ، امیر تنظیم اسلامی):

ماہِ مئی میں امیرِ تنظیم اسلامی کے 5 خطباتِ جمعہ کی ویڈیو ریکارڈنگز میں سے 23 شارٹ کلپس تیار کر کے شعبہ سوشل میڈیا تنظیم اسلامی کو ارسال کیے گئے۔

انجمن خدّام القرآن اغراض و مقاصد

انجمن خُدّامُ القرآن
سندھ، کراچی رجسٹرڈ

انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی کے قیام کا مقصد منبع ایمان اور سرچشمۂ یقین قرآن حکیم کے علم و حکمت کی وسیع پیمانے اور اعلیٰ علمی سطح پر تشہیر و اشاعت ہے۔ تاکہ اُمت مسلمہ کے فہیم عناصر میں تجدید ایمان کی ایک عمومی تحریک برپا ہوجائے اور اس طرح اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور غلبۂ دینِ حق کے دورِ ثانی کی راہ ہموار ہوسکے۔

انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی کے اغراض و مقاصد:

- عربی زبان کی تعلیم و ترویج۔
- قرآن مجید کے مطالعے کی عام ترغیب و تشویق۔
- علومِ قرآنی کی عمومی نشر و اشاعت۔
- ایسے نوجوانوں کی مناسب تعلیم و تربیت جو تعلّم و تعلیم قرآن کو اپنا مقصدِ زندگی بنالیں، اور
- ایک ایسی قرآن اکیڈمی کا قیام جو قرآنِ حکیم کے فلسفہ و حکمت کو وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر پیش کرسکے۔

☆☆☆

مرکزی دفتر انجمن خدام القرآن 375 – B، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ روڈ، بلاک 6، گلشن اقبال، کراچی۔ فون نمبر 7 – 34993436 – 021